ملّتِ بریلویہ کی اچھوتی

تعبیر

پاگلوں کی کہانی

زیرِ نظر کتاب میں آپ ملّتِ بریلویہ کے راز ہائے پنہاں اور
عقائدِ مخفیہ ان کی اپنی کتابوں میں بیان کردہ ملاحظہ فرمائیں گے
اور بعدہٗ آپ خود بخود اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ یہ
پاگلوں کا ایک گروہ ہے جن کے عقائد کا نہ کوئی ماخذ ہے اور
نہ ہی اختراعاتِ بریلویہ کو فرموداتِ نبوّت علیٰ صاحبہا التحیہ سے
کسی قسم کی نسبت

مصنّفہ

حضرت مولینا محمّد فاضل رحمہ اللہ

دار المعارف

اردو بازار، لاہور

کتاب :	پاگلوں کی کہانی
مصنف :	حضرت مولینا محمد فاضلؒ
ناشر:	دارالمعارف اُردو بازار لاہور
پرنٹرز :	زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
اشاعت :	2001ء
قیمت :	50-00 روپے

بریلوی مذہب میں اب بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے

ملت رضائیہ کے امام وبانی اپنے نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا بلکہ اب بھی کھلا ہے جب دروازہ کھلا ہے تو مطلب واضح ہے کہ اس دروازے سے اور نبی بھی آسکتے ہیں چنانچہ آپ کا شعر ملاحظہ فرمائیں۔ فرماتے ہیں ؎

فتح باب نبوت پہ بےحد درود (حدائق بخشش جلد۲ ص۷۲)
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

یہاں فتح بمعنیٰ مفتوح یا فاتح کے ہے کیونکہ مصدر معنیٰ میں فاعل یا مفعول کے ہوتی ہے اگر معنیٰ میں مفتوح کے ہے تو پھر شعر کا مطلب یہ ہوگا کہ نبوت کے کھلے ہوئے دروازے پر بےحد درود اور اگر فتح بمعنیٰ فاعل یعنی فاتح کے ہے تو پھر یہ معنیٰ ہوں گے کہ نبوت کے دروازے کو کھولنے والے پر بےحد درود تو اس وقت مراد یہ ہوگی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کے دروازے سے داخل ہونے والا ہو اس پر بےحد درود وہ چاہے اسود عنسی ہو یا مسلیمہ کذاب یا مرزا غلام احمد یہ تمام لوگ ہی مراد ہوں گے۔

اور علامہ احمد رضا کی دیگر عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ "فتح باب نبوت" سے مرزا غلام احمد ہی مراد ہیں کیونکہ آپ ایک دوسرے مقام پر احمدیوں یعنی مرزائیوں کی مسجد کے عبادت گذار پر بھی درود بھیج رہے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ ؎

زاہد مسجد احمدی پر درود
دولت جیش عسرہ پر لاکھوں سلام (حدائق ج۲ ص۳۶)

یہ شعر پہلے شعر کا مؤید ہے کہ فتح باب نبوت سے آپ کی مراد اجرائے نبوت ہے اسی لئے آپ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اجرائے نبوت کا عملی نمونہ بنے ہیں میں ان کی قائم کردہ مسجد میں بیٹھ کر عبادت کرنے والے زاہد پر بھی درود بھیجتا ہوں ——

—— فرمائیے جناب والا آپ علمائے دیوبند کے بارے میں فرمایا کرتے ہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے قائل نہیں تو احمد رضا کے بارے میں کیا خیال ہے یہاں تو نبوت کے دروازے کھولے جارہے ہیں اور جن لوگوں نے نبوت کا

دعویٰ کیا ان کی مسجد کے زاہد پر بھی درود بھیجا جا رہا ہے۔ منکر ختم نبوت آپ ہوئے یا ہم؟

تم اگر چاہو برائی نہ کسی کی اکبر
پھر تمہارا بھی جہاں میں کوئی بدخواہ نہ ہو

بریلویوں کے نزدیک پیر مرید کی بیوی کے پاس سوتا ہے

اعلحضرت فرماتے ہیں کہ سیدی احمد سلجماسی کی دو بیویاں تھیں۔ سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہم بستری کی یہ نہیں چاہیئے عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی نہ تھی سوتے ہیں جان ڈال لی تھی عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا؟ عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا (ملفوظات جلد ۲ ص ۴۹) تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہوتا ہر آن ساتھ ہوتا ہے۔

امام بریلویہ دراصل اولیائے کرام کے حاضر و ناظر کے مسئلہ پر بحث فرماتے ہوئے زیر بحث مسئلہ کو دلائل سے ثابت کر رہے ہیں اور دلیل دیکھیئے کتنی بھونڈی اور لچر ہے کہ ہر پیر اپنے مرید اور اس کی بیوی کے مخصوص اوقات میں ان کے پاس ہوتے ہیں اور لاکھوں مریدوں کا پیر روزانہ لاکھوں نظارے کرتا ہے —— پیر کی ایسی کیفیت کا تذکرہ قرآن و حدیث میں تو کہیں ہے نہیں احمد رضا نے یہ لطیف مضمون کہاں سے نکال لیا غالباً یہ بھی افتادِ طبع کی شرارت ہے؟

ناظرین کرام آپ ماسبق اوراق میں پڑھ آئے ہیں کہ یہ بات خود بریلویوں کو

تسلیم ہے کہ احمد رضا چلبلی طبیعت رکھتے تھے یہ من گھڑت کہانی بھی اسی چلبلی طبیعت کا شاخسانہ ہے میرا خیال ہے کہ کوئی باپردہ خاتون اعلحضرت کی مرید ہوگئی ہوگی اور اعلحضرت نے اس کے حسن کا چرچا سن لیا ہوگا آپ کی خواہش ہوگی کہ وہ بے پردہ ہوکر میرے سامنے آئے اور میں اس کے حسنِ دلربا سے لطف اٹھاؤں لیکن وہ اس پر آمادہ نہ ہوتی ہوگی چنانچہ اعلحضرت نے یہ حکایت گھڑ کر اسے سنائی ہوگی کہ ہم